عشقِ مصطفیٰ ﷺ مفہوم، مدعیٰ اور تقاضے

Ishq-e-Mustafa, Interpretation, Claims and Requirements

محمد علی*

ABSTRACT:

Love with prophet is the sign of Emaan i.e faith. Without loving prophet Emaan is Inefficient. Prophet Muhammad also thought the rulings of Loving prophet in his life spine of 23 years. The very first requirement of loving prophet is to accept and implement the teachings of prophet with complete abidance. The very first believers were the companions of Prophet Muhammad who with the great enthusiasm followed and implemented the teachings of Prophet Muhammad. Eid Milad-un-Nabi which is conceded the symbol of Prophet's love was not celebrated by the most loving companions of the Prophet. Rather it was firstly introduced on 604 Hijra. The founder of this tradition was Shaikh Muhammad bin Umar Musli and it was publically celebrated in the era of King Malik Muzafar-ud-din abu saeed kukbari and the very first book written on the topic of Eid Milad-un-Nabi by Abu ul Khatab Ibn e Dahiya but all of them are unauthentic. The first assembly of Eid Milad-un-Nabi was conducted by Sabki Sahfai who is historically an unauthentic person. In today's era Eid Milad-un-Nabi is considered as Bidath by the majority of Islamic Scholars. This is not the right way of showing someone's love for Prophet Muhammad. The most authentic way how to love prophet is in the lives of Sahaba the companions of Prophet Muhammad.

Key Words: Seerah, Love, Eid Milad-un-Nabi, Claims, Requirements.

آنحضرت ﷺ کی محبت والفت جزء ایمان ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔[1]

ترجمہ: (اے محمد ﷺ!) آپ (ان سے) کہدیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن میں رہنے کو تم پسند کرتے ہو (اگر یہ چیزیں) تم کو اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک

*M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta.
Email: muhammadaliislam770@gmail.com

کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (یعنی سزا) بھیج دیں۔

قاضی عیاضؒ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"یہ آیت کریمہ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کے وجوب و فرضیت کی تاکید اکید و ترغیب مؤکد پر شاہدِ عدل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سخت دھمکی دیدی ہے جن کو مال و متاع، اہل و عیال، ماں باپ اور اولاد اللہ اور رسول سے زیادہ محبوب ہیں اور اپنے عذاب کے لیے تیار رہنے کا کہا ہے۔ ان کو فاسق و فاجر اور غیر ہدایت یافتہ لوگوں کے زمرے میں شامل کیا ہے"۔[2]

ایک اور آیت میں ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ۔[3]

ترجمہ: نبی مؤمنین کے ساتھ خود ان کی جان سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

محمد ﷺ کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی
دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اگر ہو اس میں کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے۔

ما من مؤمن الا وأنا أولىٰ الناس به فى الدنيا والآخرة۔ اقرء وا ان شئتم :(النبى أولىٰ بالمؤمنين من انفسهم۔[4]

ترجمہ: دنیا اور آخرت میں کوئی ایسا مؤمن نہیں ہے جس کو میں سب لوگوں سے زیادہ عزیز و محبوب نہ ہوں۔ چاہو تو یہ آیت پڑھو" النبی اولیٰ۔۔۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

لا يؤمن احدكم حتىٰ أكون أحب اليه من والده وولده والناس اجمعين۔[5]

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص (پورا) ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میرے ساتھ اپنے والد سے اور اپنی اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

وعن عبدالله بن هشام قال: كنا مع النبى ﷺ وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب، فقال له عمر: يارسول الله لأنت أحب الىّ من كل شىء الا من نفسى !؟ فقال النبى ﷺ: لا والذى نفسى بيده حتىٰ أكون أحب اليك من نفسك۔ فقال له عمر: فانه الآن والله لأنت أحب الىّ من نفسى ؟ فقال النبى ﷺ: الآن ياعمر"۔[6]

ترجمہ: عبداللہ بن ہشامؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ مجھے میری جان کے سوا سب چیزوں سے زیادہ عزیز و محبوب ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ آپ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں بن سکتے ہو جب تک میں آپ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز و محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اب تو آپ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی اے عمر آپ نے حق کو پہچان لیا اور حق بات کہہ دی۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ: ''حضرت عمرؓ نے اول محبت بلا سبب کو محبت بلا اسباب سے اقویٰ سمجھ کر نفس کو مستثنیٰ کیا پھر آپ کے اس ارشاد سے کہ اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب رکھنا ضرور ہے، یہ سمجھ گئے کہ اقویٰ ہونے کا مدار کوئی ایسا امر ہے کہ اس اعتبار سے کوئی چیز نفس سے بھی زیادہ محبوب ہو سکتی ہے، مثلاً یہ کہ آپ کی خوشی کو نفس کی خوشی پر طبعاً مقدم وراجح پایا، سواس حقیقت کے انکشاف کے بعد آپ کی احبیت من النفس کا مشاہدہ کیا اور خبر دی۔۔۔''[7]

ان آیات کریمہ اور ان احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ کی محبت کو سب کی محبت پر مقدم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، لیکن آپ ﷺ کی محبت کا مطلب کیا ہے، اس کی علامتیں کیا ہیں؟۔ تو علماء کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ کی محبت کا مطلب اور علامت یہ ہے کہ اقوال وافعال میں آپ ﷺ کی اتباع واقتدا کیا جائے، آپ کے طریقہ کو اختیار کیا جائے، آپ ﷺ کے احکامات کی تعمیل کی جائے، مامورات شرعیہ کو بجالایا جائے اور منہیات شرعیہ سے پرہیز کیا جائے، خوشی، غمی، رنج والم، وُسعت وتنگی غرض ہر حال میں آپ ﷺ کے طریقہ پر چلا جائے۔ قرآن مجید میں ہے:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔[8]

ترجمہ: (اے پیغمبر!) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اپنی محبت کی علامت اپنی اطاعت کو قرار دیا ہے، جیسا کہ ترمذی کی روایت میں ہے:

من احیی سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ۔[9]

ترجمہ: جس نے میری سنت کو زندہ کیا، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔

علامہ عطاءؒ فرماتے ہیں:

طاعۃ الرسول: اتباع الکتاب والسنۃ۔[10]

ترجمہ: اطاعت رسول سے مراد کتاب اللہ اور سنت رسول کی اتباع ہے۔

آپ ﷺ کی اتباع واطاعت کا حکم کوئی نیا قانون نہیں ہے، بلکہ قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی، ہر رسول کو مطاع ومتبوع بنا کر مبعوث کیا گیا، چنانچہ سورۂ نساء میں ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّهِ۔ [11]

ترجمہ: ہم نے کوئی بھی رسول نہیں مبعوث نہیں کیا ہے، مگر یہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے۔

ایک اور مقام میں ہے:

اتبعوا المرسلین۔[12]

ترجمہ: رسولوں کی اتباع کیا کرو۔

صرف یہی نہیں بلکہ قرآن مجید میں کل 33 مقامات میں اطاعتِ رسول کا عملاً حکم دیا گیا ہے جن میں سے چند مقامات یہ ہیں:

اطیعوا اللہ والرسول[13]۔اطیعوا اللہ ورسولہ[14]۔قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول[15]۔اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول[16] واطیعوا للہ و رسولہ[17]۔واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول[18]۔اور اسی فرمان الٰہی کے مطابق ہر نبی ورسول نے اپنے دور وعہد میں اپنی امتی کو اپنی اتباع واطاعت کا حکم دیا ہے، چنانچہ حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: فاتبعونی واطیعوا امری۔[19]یعنی کہ تم میری اتباع کرو اور میرا کہا مانو(یعنی قول وفعل میں میری اتباع واقتداء کرو۔

ابوالبشر ثانی حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

فاتقوا اللہ واطیعونِ۔[20]

ترجمہ: کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

فاتقوا اللہ واطیعونِ۔[21]

ترجمہ: کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

فاتقوا اللہ واطیعونِ ۔[22]

ترجمہ: کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

فاتقوا اللہ واطیعونِ ۔[23]

ترجمہ: کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

فاتقوا اللہ واطیعون۔[24]

ترجمہ: کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

فاتقوا اللہ واطیعون۔[25]

ترجمہ: کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

ایک مقام میں اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے:

مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہ۔[26]

ترجمہ: جس شخص نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

قل اطیعوا اللہ والرسول۔[27]

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ تم اللہ اور رسول کی اطاعت کیا کرو۔

دو نکتے:

علماء کرام نے ان آیات سے دو نکتے نکالے ہیں:

پہلا یہ کہ یہاں "اطیع اللہ" کے بعد "اطیعوا الرسول" میں فعل کا اعادہ کیا گیا ہے مگر "اولو الامر" والی آیت میں فعل کا اعادہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ یہ واضح ہو جائے کہ اصل اطاعت جو مطلوب ہے، وہ اللہ اور رسول کی ہے۔ یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول کی۔ اولوالامر کی اطاعت صرف اس لیے ہے تاکہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کی اطاعت ہو جائے۔[28]

دوسرا خاص نکتہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی ان تینتیس آیتوں میں اللہ کی اطاعت کے ذکر کے فوراً بعد رسول کی اطاعت کا حکم آیا ہے۔ اس سے اتباع واطاعتِ رسول ﷺ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کے نزدیک عشق ومحبتِ رسول ﷺ کا مطلب:

ان نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت کی علامت اطاعتِ محبوب ہے۔ آیئے کاشانہ نبوت کے عشاق اور جان نثاران رسول سے پوچھتے ہیں کہ وہ محبت رسول کا کیا مطلب لیتے تھے اور کس طرح ان نصوص پر عمل کرتے تھے۔ کیونکہ وہی چونکہ قرآن مجید کے اولین مخاطبین اور آپ ﷺ کے سچے عاشق تھے۔ صحابہ کرامؓ کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عشق ومحبت رسول کا مطلب آپ ﷺ کی اطاعت واتباع سمجھتے تھے اور ہر چیز، ہر ادا میں آپ ﷺ کی اتباع واطاعت کو اپنی کامیابی وکامرانی اور عدم اتباع ونافرمانی میں اپنی ناکامی اور نامرادی سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ کے یار غار اور خلیفہ اول بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ:

لست تار کاً شیئاً کان رسول اللہ ﷺ یعمل بہ الا عملت بہ، وانی لأخشیٰ ان ترکت شیئاً من امرہ ان أزیغ۔[29]

ترجمہ: میں کسی ایسی چیز کو چھوڑنے والا نہیں ہوں جس پر نبی کریم ﷺ کار بند تھے۔اس پر عمل کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے ان میں سے کوئی چیز چھوڑی تو گمراہ ہو جاؤں گا۔

خلیفہ ثانی، مراد نبی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہی پتے کی بات کی ہے، فرماتے ہیں:

قال :قبل عُمر بن الخطاب الحجرَ، ثم قال: اما اللہ، واللہ ! لقد علمتُ انك حجر ولولا انی رأیت رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبّلك ، ماقبّلتُك ؟ [30]

ترجمہ: راوی فرماتے ہیں: حضرت عمر نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر (حجر اسود کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: اللہ کی قسم ! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو آپ کو بوسہ نہ دیتا !؟

علامہ نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

فأراد بہ بیان الحث علیٰ الاقتداء برسول اللہ ﷺ فی تقبیلہ ونبّہ علیٰ انہ لولا الاقتداء بہ، لما فعلتہ۔[31]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد اس سے حجر اسود کے بوسہ دینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء واتباع پر اُبھارنا ہے اور اس بات پر تنبیہ کی کہ اگر اس میں آپ ﷺ کی اقتدا کا حکم نہ ہوتا تو میں اس کو بوسہ نہ دیتا۔

"دمعۃ علیٰ حب النبی ﷺ" میں ہے کہ:

اللہ کی محبت الفاظ کا نام نہیں ہے کہ جنہیں پڑھ کر سنا یا جائے، نہ کوئی کہانی ہے جسے روایت کی جائے، ایسا ہی محمد ﷺ کی محبت صرف زبانی جمع خرچ کا نام نہیں ہے اور نہ صرف خیالی وہم ہے اور بس۔ بلکہ ضروری ہے کہ زبانی وکلامی دعویٰ عشق رسول کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی اتباع، آپ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ کی طرح اپنی زندگی کو ڈھالا جائے۔ پس معلوم ہوا کہ محبت کوئی ترنم نہیں ہے کہ اس کو گا کر سنایا جائے نہ کوئی قصیدہ ہے جس کو بیان کیا جائے نہ کوئی کلمات ہے جس کو پڑھا جائے۔ محبت حقیقت میں اللہ اور رسول کی اطاعت اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے اور چلنے کا نام ہے۔ بندۂ مؤمن سے اولین مطلوب یہ ہے کہ اس کا عمل اور اس کی محبت اللہ اور رسول ﷺ کے لیے بایں معنی ہو کہ اس کی ہر ادا سے اس کی جھلک دکھائی دیتی ہو۔ اس مفہوم کی آیتیں بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے ایک آیت یہ ہے: (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔۔۔" (اے پیغمبر!) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ کہہ دیجیے اے محمد! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر ان کی اطاعت سے منہ موڑیں گے (تو کوئی بات نہیں) بیشک اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتے ہیں۔[32]

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ۔۔۔" کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری محبت رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا موجب ہے اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع بندہ کے لیے میری محبت کا موجب ہے (یعنی اتباع رسول کی وجہ سے میں اپنے بندے سے محبت کرتا ہوں) اس آیت کریمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حب الٰہی کے دعویداروں کا امتحان لیا۔ کیونکہ اس باب میں نرے دعویٰ کا بہت احتمال ہوتا ہے'' ۔[33]

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ :

وہی سمجھا جائے شیدائے جمالِ مصطفیٰ

جس کا حال، حالِ مصطفیٰ ہو، قال، قالِ مصطفیٰ

مفتی رضوان صاحب ''مولانا احمد رضا خان بریلوی مرحوم'' کے حوالے سے لکھتے ہیں :

''دعویٰ محبت تو بہت آسان ہے مگر اس کو ثابت کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت اطاعت محبوب ہے۔ ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی: من احییٰ سنتی فقد أحبنی و من أحبنی ، کان معی فی الجنة۔ ''جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔[34]

بہر حال رسول اللہ ﷺ کی محبت کیلئے ان کی اطاعت واتباع لازم ہے، بلکہ حق تو یہ ہے کہ کامل اطاعت واتباع محبت ہی سے پیدا ہوتی ہے۔

عاشقی چیست بگو بندۂ جانان بودن

دل بدستِ دیگر دادن وحیران بودن

مولانا ماہر القادریؒ لکھتے ہیں: ''عشق کا تقاضا کیا ہوتا ہے ؟ یہی اور صرف یہی کہ عاشق اپنی مرضی اور خواہشوں کو محبوب کی رضا میں گم کر دے۔ عشق محبوب کی قدم بقدم اور حرف بحرف اطاعت کا نام ہے، جو بات محبوب کو پسند ہو، وہی مُحِب کو پسند ہو۔ عاشقی چیست ؟ بگو بندہ فرمان بودن۔ اگر کوئی شخص '' عشق ' ' کا مدعی ہو، مگر محبوب کے احکام کی پروانہ کرے، اور اپنے دل اور خواہش سے ایسی باتیں نکال لے جو محبوب کو پسند نہ ہوں تو ایسا عشق کیا معتبر کہا جا سکتا ہے ؟ عشق نافرمان اور سرکش ہو ہی نہیں سکتا''۔[35]

ان نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت کا بڑا معیار محبوب کی اطاعت واتباع ہے۔

آیئے اب اس پُر آشوب وپُر فتنہ زمانہ کے مدعیانِ عشقِ رسول ﷺ کی حالات پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں۔ یہاں تو عشق کا مطلب جلسے وجلوس نکالنا، آپ ﷺ کی شانِ اقدس کے لمبے لمبے قصیدے بنانا اور پڑھنا، آپ ﷺ کی مدحت میں اپنی سریلی آواز کے ذریعہ بندگانِ خدا کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانا اور اس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا جذبہ جیسے سطحی مطلب لیا جاتا ہے۔ باقی رہا اپنے عمل، اپنے طریقہ، اپنی زندگی کو آپ ﷺ کے عمل، آپ کے طریقہ اور آپ کی زندگی کے مطابق بنانا اپنے آپ کو کسی مدعی عشق رسول ﷺ کا مدِ نظر ہی نہیں ہے۔ یہاں عین اسی وقت جب آپ ﷺ کی مدحت میں فصیحانہ قصیدے پیش کیے جا رہے ہوتے

ہیں، آپ کی سیرت طیبہ، آپ ﷺ کی ولادت باسعادت، آپ ﷺ کی رضاعت پر مشتمل بلند پایہ اور مقررانہ تقریریں پیش کی جارہی ہوتی ہیں، بالکل اسی وقت آپ ﷺ کی سنتوں کا جنازہ نکل رہا ہوتا ہے، آپ ﷺ کی تعلیمات مطہرہ کی دھجیاں اڑ رہی ہوتی ہیں، لیکن پھر بھی دعویٰ ہے عشقِ رسول اللہ ﷺ کا!!؟۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے ایسے مدعیانِ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا ہی خوب کہا ہے کہ:

تعصی الرسول وأنت تظھر حُبه ھٰذا لعمری فی القیاس بدیع لو کان حُبك صادقاً لاَ طعته، ان المحب لمن یحب مطیع۔[36]

ترجمہ: تو رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور ان کی محبت کا بھی دعویٰ کرتا ہے، میری جان کی قسم! یہ عقل و قیاس کے لحاظ سے بہت ہی عجیب ہے۔ اگر تو دعویٰ عشق و محبت میں سچا ہوتا تو اس کی اطاعت واتباع کرتا کیونکہ ہر عاشق و محب اپنے محبوب و معشوق کا مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ جب تک انسان میں اتباع کا مادہ پیدا نہیں ہوتا ہے، اس وقت تک انسان حقیقی معنوں میں انسان نہیں ہوسکتا ہے، جتنی بدعنوانیاں، جتنے، مظالم، جتنی تباہ کاریاں، جتنی بدعات وخرافات دین کے نام پر آج انسانوں میں پائی جاتی ہیں، وہ درحقیقت اس بنیادی حقیقت کو فراموش کرنے کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں کہ ہمیں بھی دنیا میں کسی خاص طریقہ پر عمل کرنے کا پابند کیا گیا ہے، ہمیں بھی کتاب اللہ، سنت رسول اور اسوۂ نبوی کے مطابق چلنے کا مقلد محض بنایا گیا ہے!!۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

کنا اذل قوم فأعزنا الله بالاسلام، فمهما نطلب العز بغیر ما أعزنا الله به، أذلنا الله۔[37]

ترجمہ: ہم دنیا میں سب سے زیادہ ذلت والی قوم تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ ہمیں عزت کے بام عروج پر پہنچایا۔ یہ یاد رکھو! جب ہمیں اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کے علاوہ کسی اور طریقہ سے عزت و مرتبت تلاش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلت و رسوائی سے دوچار فرمائیں گے۔

آج انسانوں کی فلاح و کامیابی اگر کسی چیز میں ہے تو وہ اتباع واطاعتِ رسول ﷺ ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَة۔[38]

ترجمہ: تمہارے لیے رسول کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

گر بہ او نہ رسیدی، تمام بولہبی است

لہذا آپ ﷺ کے ہر امتی اور جمال مصطفی کے ہر شیدائی کو چاہیے کہ اپنی زندگی کو، اپنے افعال و اقوال کو آپ ﷺ کی حیات

طیبہ کے مطابق ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش وسعی کرے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلاف واکابرین کے مطابق اپنے حبیب کبریا، اپنے محبوب وخلیل کی حقیقی کامل واکمل محبت واتباع کی توفیق عطافرمائے۔

حوالہ جات

[1] التوبۃ24:9

[2] المصری،قاضی عیاض ،الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ،فصل فی ورد عن السلف والائمۃ من اتباع سنتہ،مصر: مکتبہ شاملہ سی ڈی، ج1،ص268

[3] الاحزاب6:33

[4] البیہقی، ابوبکراحمدبن الحسین،السنن الکبریٰ،باب العصبۃ ، دائرۃ المعارف النظامیۃ،حیدرآباددکن،1344ھ،ج6، ص238، رقم حدیث12742

[5] بخاری ،محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح،باب حب الرسول ﷺ من الایمان،ج1،ص12،رقم حدیث15

[6] ایضاً ،باب کیف کانت یمین النبی ﷺ،رقم حدیث6257

[7] تھانوی، حکیم الامت،مولانااشرف علی، نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، مشتاق بک کارنرالکریم مارکیٹ،لاہور،2003ء،ص245

[8] ال عمران31:3

[9] ترمذی،ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ،ترمذی،باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع،مکتبہ شاملہ سی ڈی،رقم حدیث2687

[10] الدارمی عبداللہ بن عبدالرحمن ،السنن، دار الکتاب العربی،بیروت،1407ھ،ج1،ص83،رقم حدیث219

[11] النساء64:4

[12] الیونس20:10

[13] ال عمران132:3

[14] الانفال46،20:8

[15] النور54:24

[16] محمد33:47

[17] مجادلہ58:13

[18] تغابن 12:64

[19] طٰہٰ90:20

[20]شعراء108:42

[21]شعراء 131:42

[22]الزخرف63:43

[23]شعراء 150:42

[24]الزخرف 63:43

[25]الزخرف 63:43

[26]النساء 80:4

[27]آل عمران 132:3

[28]علامہ طیبی، شرف الدین حسین بن محمد، الکاشف عن حقائق السنن شرح مشکوٰۃ المصابیح، ادارۃ علوم القرآن والسنۃ، کراچی

[29]سجستانی، ابوداؤدسلیمان بن اشعث، صحیح مسلم، باب فی صفایارسول اللہ ﷺ من الاموال، ج2، ص158، رقم2970

[30]نیشاپوری، ابوالحسین مسلم بن حجاج، الصحیح، قدیمی کتب خانہ، کراچی، 1956ء، ج1، ص412

[31]نووی، ابو زکریا یحیٰی بن شرف، شرح نووی علی مسلم، قدیمی کتب خانہ، کراچی، 1956ء، ج1، ص413

[32]مجلۃ البیان، حقوق النبی ﷺ بین الاجلال والاخلال، سعودی عرب، ریاض، 1422ھ، ص40

[33]ابن تیمیہ، احمدبن عبدالحلیم، مجموعۃ الفتاویٰ، مکتبہ شاملہ سی ڈی، ج10، ص81

[34]مفتی محمد رضوان، ماہ ربیع الاول کے فضائل واحکام، اغفران اکیڈمی، راولپنڈی، 2015ء، ص56

[35]القادری، مولاناماہر القادری ودیگر، بدعت کیاہے، ادارہ اسلامیات، لاہور، 1982ء، ص72

[36]تھانوی، حکیم الامت مولانااشرف علی، میلادالنبی ﷺ، مکتبہ ابوبکر عبداللہ، یوسف مارکیٹ، لاہور، 2010ء، ص97

[37]الامام الحاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الایمان، ج1، ص85، رقم حدیث 207

[38]الاحزاب21:33

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.